مسلمان حاکم کی خوبیاں:

اسلامی تہذیب نے بڑے بڑے حکمراں پیدا کئے ہیں اور سب سے بڑے حاکم اور قائد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ ہیں جو ہم مسلمانوں کے لئے ہر چیز میں اسوہ ہیں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُواْ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْآخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ ﴾ (الأحزاب: ٢١)

"درحقیقت تم لوگوں کے لئے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ تھے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے"۔

اور دنیا نے لگاتار ایسے مسلم حکام کی کئی نسلوں کو دیکھا ہے جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی اتباع کی اور آپ ﷺ کی سنت مبارکہ پر پرورش پائی، جن کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس قول کو بخوبی اپنایا۔ «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» قَالَ: - وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ - «وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» (بخاری ومسلم)

"تم میں سے ہر شخص نگراں ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، حاکم نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، آدمی اپنی بیوی کا نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگراں ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق بازپرس ہوگی، خادم اپنے آقا کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائیگا"۔

مسلم حکمرانوں کے سامنے یہ بات واضح تھی کہ حاکم کی ذمہ داری بہت ہی اہم اور قدر ومنزلت والی ہے کیونکہ اس کا تعلق دینی اور دنیاوی امور سے ہے۔ اسی لئے اس کا اہل وہی ہوگا جس کے اندر وہ خوبیاں پائی جائیں جو اسے اس لائق بنادیں کہ وہ بہتر طریقے سے ذمہ داری ادا کرے اور ان خوبیوں میں سے بعض یہ ہیں:

١- اسے اس چیز کا یقین ہو کہ اقتدار ایک ذمہ داری ہے نہ کہ اعزاز کی کوئی چیز ہے۔ لوگوں نے اسے چنا ہے اور اس کی صلاحیت کی وجہ سے اسے اقتدار کی باگ ڈور سونپی ہے، سننے اور اطاعت کرنے پر اس کی بیعت کی ہے، اسے دینی امور کی حفاظت کرنے اور زندگی کے معاملات کو منظم کرنے کے لئے اپنا نائب بنایا ہے۔ لوگوں کا حق ہے کہ وہ اس کی نگرانی کریں، اس کا محاسبہ کریں اور اسے برطرف کریں اگر وہ صحیح راستہ سے بھٹک جائے۔ مسلم حاکم کو جان لینا چاہیے

کہ حکمرانی ایک امانت ہے اور صحیح طریقہ سے ادا نہ کرنے کی صورت میں قیامت کے دن شرمندگی وندامت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

"عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ، إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا» (مسلم)

" حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت کا موقع نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر' تو کمزور ہے اور یہ امانت ہے (یعنی بندوں کے حقوق اور اللہ تعالی کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن سوائے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کا حق پورا کرے اور اس بارے میں جو ذمہ داری تھی، ادا کرے"

۲- وہ چالاک، زیرک اور دین کے احکام اور اس کے عام قواعد کا عالم ہو، وہ حلال اور حرام میں فرق کر سکتا ہو۔ وہ امت کے مصالح کا محافظ اور اس کا نگران ہو۔ اسے دنیاوی معاملات کی بھی اچھی طرح جانکاری ہو جیسے جنگ، خرید وفروخت اور عہد وپیمان کرنا وغیرہ۔

۳- وہ اچھے اخلاق سے متصف ہو جیسے امانت ودیانتداری، پاکدامنی اور سخاوت۔ اور وہ چھوٹے اور بڑے ہر گناہ سے دور رہے۔

۴- وہ امت کے ان مسائل میں شورائیت اختیار کرے جن میں قرآن اور سنت سے کوئی صریح نص نہیں ہے، وہ اہل علم اور تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کرے اور ان کے علم، تجربوں اور حسن تدبیر سے فائدہ اٹھائے۔

۵- حاکم کے اعضاء، جوارح اور حواس صحیح سالم ہوں اور وہ ان عیوب سے پاک ہو جو حکمرانی کی ذمہ داری ادا کرنے میں مانع ہوں۔ اسے پاگل پن، بہرا پن اور گونگا پن جیسی بیماری نہ ہو، اس کے ہاتھ پاؤں کٹے نہ ہوں کیونکہ ان بیماریوں کی وجہ سے وہ اپنی ذمہ داری کو بحسن خوبی انجام نہیں دے سکتا ہے۔

اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ اسلام نے سیاست اور حکمرانی کو بہت اونچا مقام دیا ہے کیونکہ زندگی کے معاملات حل کرنے میں یہ بہت ہی اہمیت کے حامل اور سودمند ہیں۔